جلالۃ الملک شاہ فہد کا

مولانا عبدالحقؒ کے نام خصوصی پیغام

شیخ عبداللہ الزائد کی مولانا عبدالحقؒ کی خدمت میں حاضری

شیخ عبداللہ الزائد نے پاکستان میں دینی مدارس کے دورہ کا آغاز دارالعلوم حقانیہ سے کیا

گذشتہ سال کی طرح اب بھی ۲۶؍اپریل ۱۹۸۳ء کو سعودی عرب کے ممتاز عالم شیخ عبداللہ بن الزائد سابق وائس چانسلر مدینہ یونیورسٹی حال مدرس اعلیٰ جامعۃ الامام الریاض، پاکستان کے دینی مدارس کے معائنہ اور دینی و تعلیمی روابط کی غرض سے تشریف لائے۔ ان کی آمد کی اطلاع پہلے سے دارالعلوم حقانیہ پہنچ چکی تھی، ۲۵؍اپریل کو چار بجے جب آپ اسلام آباد ائیرپورٹ پر اُترے تو دارالعلوم کی طرف سے مولانا سمیع الحق صاحب ان کے استقبال کے لیے موجود تھے۔ مدینہ یونیورسٹی کے استاذ شیخ عبدالقوی، مولانا حکیم عبدالرحیم اشرف فیصل آباد اور مولانا میاں فضلِ حق صاحب بھی ان کے ہمراہ تھے۔ دارالعلوم کے طلبہ و اساتذہ اور ماڈل سکول تعلیم القرآن کے طلبہ نے دارالعلوم سے باہر فلک شگاف نعروں سے ان کا زبردست استقبال کیا معزز مہمانوں کو دفترِ اہتمام میں لایا گیا جہاں شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ تشریف فرما تھے اور ان کی آمد کے منتظر تھے حضرت شیخ الحدیثؒ باوجود ضعف اور نقاہت کے دو آدمیوں کے سہارے کھڑے ہوئے اور آگے بڑھ کر ان کا خیر مقدم کیا اور چائے سے ان کی تواضع فرمائی۔

> **جلالۃ الملک الفہد آپ کی دینی مساعی اور خدمتِ اسلام کی شبانہ روز جدوجہد سے بے حد مسرور ہیں**

شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ اور معزز مہمانوں کے درمیان کافی دیر تک گفتگو ہوئی، چونکہ مملکتِ سعودیہ کے پاکستان اور اس کے علمی و تعلیمی سرگرمیوں میں دلچسپی اور دونوں ممالک کے آپس میں گہرے روابط پر روشنی پڑتی ہے۔ اس لیے اس کی ایک جھلک نذرِ قارئین ہے :۔

شیخ عبداللہ الزائد نے آپ سے فرمایا کہ ہمیں آپ (حضرت شیخ الحدیثؒ) کی زیارت و ملاقات کی دیرینہ آرزو تھی، بحمداللہ کہ آج ہم دوبارہ اس شرفِ عظیم سے فائز المرام ہوئے۔ جلالۃ الملک الفہد فرمانروائے سعودی عرب نے مجھے آپ کی خدمت میں تحیہ و سلام اور پیغام عرض کرنے کی تاکید کی تھی وہ آپ کی دینی مساعی اور خدمتِ اسلام کی شبانہ روز جدوجہد سے بے حد مسرور ہیں اور خوب متعارف ہیں اور آپ کی صحت و عافیت، مزید علمی و عملی اور روحانی ترقیات کے لیے دُعاگو تھے۔

جواباً حضرت شیخ الحدیثؒ نے شاہ فہد کے نام سلام اور ایک پیغام عرض کیا تو فرمایا میں شاہ کو آپ کا پیغام پہنچانا اپنے لیے سعادت سمجھتا ہوں نیز حضرت شیخ الحدیثؒ سے دریافتِ صحت پر فرمایا : اِس وقت آپ کے وسیع قومی، تعلیمی اور اسلامی خدمات کے پیشِ نظر تمام عالمِ اسلام بالخصوص اہلِ پاکستان پر لازم ہے کہ وہ آپ کی تندرستی اور صحت کے لیے دعا کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی زندگی اور خدمتِ دین اور خدمتِ دین کے لیے آپ کی عظیم مساعی میں مزید برکتیں نازل فرمائے۔

اِسی دوران جب دارالعلوم کے مدرس مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہٗ نے حقائق السنن شرح اردو جامع السنن (حضرت شیخ الحدیثؒ کے امالیِ ترمذی) کا کتابت شدہ مسودہ پیش کیا تو معزز مہمان اور ان کے رفقاء کے چہروں پر حددرجہ بشاشت اور فرحت و انبساط کے آثار ہویدا ہوئے۔ متفرق مقامات سے متن، عنوانات اور حواشی دیکھ کر حددرجہ مسرت کا اظہار فرمایا اور اس کی تکمیل کی دعا کی، نیز مشتاقانہ طور پر جلد اس کو عربی میں ڈھالنے کی خواہش کا اظہار فرمایا۔

ادھر دارالحدیث کا وسیع ہال دارالعلوم کے اساتذہ اور طلبہ سے کھچا کھچ بھر چکا تھا جہاں معزز مہمان نے خطاب کرنا تھا۔ شیخ عبداللہ الزائد جب حضرت شیخ الحدیثؒ کی معیت میں دارالحدیث میں داخل ہوئے تو ہال نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اُٹھا۔ دارالعلوم کے شعبۂ حفظ و التجوید کے استاذ قاری محمد سلیمان صاحب کی تلاوتِ کلامِ پاک سے اجلاس کی کاروائی کا آغاز ہوا۔

محترم المقام جناب مولانا سمیع الحق صاحب نے معزز مہمانوں کا پُرجوش خیر مقدم کیا اور اجمالی تعارف کے بعد مولانا حکیم عبدالرحیم اشرف (فیصل آباد) کو تقریر کی دعوت دی، ان کی مختصر تقریر کا ایک اقتباس یہ ہے :۔

"ابھی یہاں بیٹھے بیٹھے مجھے یہ احساس ہوا کہ شیخ عبداللہ الزائد کے دورہ کا آغاز اور اس کی پہلی تقریب دارالعلوم حقانیہ سے شروع ہونے کی وجہ یہ ہے کہ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب کو اللہ تعالیٰ نے جن بیشمار نعمتوں سے نوازا ہے ان میں

ایک یہ بھی ہے کہ اس جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے طلباء نہ صرف میدانِ تعلیم میں عظیم ترین سعادتوں سے بہرہ ور ہیں بلکہ اس سے بڑھ کر جہادِ افغانستان میں بھی بنفسِ نفیس شریک اور مصروفِ کار ہیں۔ یہ ادارہ اِس وجہ سے بہت زیادہ افتخار کا مستحق ہے کہ اس کے تربیت یافتہ بزرگوں اور نوجوانوں نے جہادِ افغانستان میں نہ صرف حصہ لیا بلکہ بہت سوں نے خلعتِ شہادت بھی حاصل کی ہے۔

—— جب یہ نقطہ سامنے آیا تو مجھے یہاں سے آغاز میں ایک عجیب سی حلاوت اور لذت محسوس ہوئی،،

اس کے بعد مولانا عبدالقیوم حقانی نے حضرت شیخ الحدیثؒ اور دارالعلوم کی جانب سے کلماتِ ترحیب پیش کیے اور دارالعلوم کا اجمالی تعارف کرایا۔ شیخ عبدالقوی کے مختصر خطاب کے بعد شیخ عبداللہ الزائد نے مفصّل خطاب فرمایا۔

تقریب ختم ہوئی تو معزز مہمانوں نے جناب مولانا سمیع الحق صاحب کی رہنمائی میں دارالعلوم کے مختلف شعبہ جات، کتب خانہ، دفتر الحق، دارالتصنیف مؤتمر المصنفین کا معائنہ کیا۔ مؤتمر کی مطبوعات میں آپ نے "قادیان سے اسرائیل تک" نامی کتاب میں بڑی دلچسپی ظاہر کی اور مولانا سمیع الحق صاحب سے خواہش ظاہر کی کہ اس کا عربی میں ترجمہ کرایا جائے اور عرب ممالک میں پھیلایا جائے۔

اس کے بعد حضرت شیخ الحدیثؒ کے ہمراہ مولانا سمیع الحق صاحب کے دولت کدہ پر تشریف لے گئے جہاں آپ نے ظہرانہ میں شرکت کی۔ یہاں سے فراغت کے بعد معزز مہمانوں کو دارالحفظ والتجوید میں لایا گیا، دارالحفظ کے طلبہ نے پُرشگاف نعرہ ہائے تکبیر سے ان کا استقبال کیا۔ شیخ عبداللہ الزائد نے یہاں بھی ایک ایک طالب علم سے ہاتھ ملایا۔ جب شیخ کو دارالحفظ کے اساتذہ کے تعارف سے یہ معلوم ہوا کہ دارالحفظ کے اکثر طلبہ کے والدین یا تو مہاجر ہیں یا جہادِ افغانستان میں شہید ہو چکے ہیں، بعض طلباء ایسے بھی ہیں جو مسلمانوں کے قدیم علمی مراکز سمرقند و بخارا سے تعلق رکھتے ہیں اور بعض امام بخاریؒ کے موطن خرتنگ سے تعلق رکھتے ہیں تو حد درجہ متاثر ہوئے اور طلبہ کی تعلیمی صلاحیت، قرأت و تجوید اور عربی کے مکالمے ہمہ تن انہماک اور زبردست اشتیاق سے سُنے —— جب ۹ سال کے ایک طالب علم نے فصیح عربی اور معصومانہ لہجے میں شیخ کی خدمت میں دارالحفظ کے طلبہ کی طرف سے فصیح عربی میں استقبالیہ کلمات کہے تو شیخ عبداللہ الزائد کی حیرت کی انتہا نہ رہی اور فرمایا۔

أنا لا نستطيع ان نتكلم مثل هٰذا

اس طالب علم کی طرح فصیح عربی بولنے کی ہم بھی طاقت نہیں رکھتے،،

طلبہ کے عربی مکالموں اور ایک طالب علم کا خطبۂ حجۃ الوداع کے ایک حصہ کا پڑھنا اور ایک کا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر سیدہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے درد انگیز کلمات نے تمام حاضرین کو حیرت میں ڈال دیا، سب کے قلوب میں رقت تھی اور آنکھیں پُرنم تھیں۔

بعد میں شیخ محترم پشاور تشریف لے گئے۔ مولانا سمیع الحق صاحب بھی پشاور، چارسدہ، اتمان زئی وغیرہ کے بعض پروگراموں میں آپ کے ساتھ رہے۔

بقیہ صـ۶۰۹ـ سے : حضرت شیخ الحدیثؒ اور عالمِ اسلام

کے ساتھ دعا فرمائی حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کا جذبہ تھا کہ مجھے کھڑا کر دیا جائے تاکہ مجاہدین طلبہ کو اعزاز کے ساتھ رخصت کر سکوں۔ مگر طلبہ نے باصرار آپ کو اٹھنے کی زحمت نہیں دی۔ اور بیٹھے بیٹھے آپ سے معانقے اور مصافحے کرتے رہے اور دعائیں لیتے رہے دوسرے روز صبح ۸ بجے اس قافلہ کی سوئے منزل روانگی ہوئی۔ (صحبتے با اہل حق صـ۲۳۵ـ)

مجاہدین کے چہروں کو دیکھنا بھی عبادت ہے

حسبِ معمول مجلس شیخ الحدیث مدظلہ میں بعد العصر حاضری کا موقع ملا دور دراز سے علماء آئے ہوئے تھے۔ افغان مجاہدین کی ایک جماعت بھی حاضرِ خدمت تھی کالج کے چند نوجوان طلبہ افغان مسائل پر حضرت اقدس سے استفسار کر رہے تھے اسی دوران آپ نے ارشاد فرمایا۔ کل افغان مجاہدین کی ایک جماعت آئی تھی غازیوں اور مجاہدوں کی ایک جماعت میں تو ان کے چہروں کو دیکھنا بھی عبادت سمجھتا ہوں مختلف محاذوں پر ان کا دشمن سے مقابلہ ہوا تھا، بعض رفقاء کے ہاتھ کٹ چکے تھے ایک دو نوجوانوں کے پاؤں کاٹ دیئے گئے تھے بعض ابھی ہسپتالوں سے فارغ ہوئے تھے ان سب مصائب اور ہجرت اور مسافرت اس پر مستزاد مگر ان کے چہرے نورانی تھے انوارات اور بشاشت چھائی ہوئی تھی ہیبت اور رعب اور دبدبہ معلوم ہوتا تھا میں تو حیران رہ گیا بہرحال اس میں ریب اور شک کی گنجائش نہیں یہ اس وقت عظیم جہاد ہے اس کے جہاد ہونے میں امت کا اجماع ہے یہ مجاہدین کی قربانیاں ہیں جس قدر قربانیاں زیادہ ہوں گی وہ موجب نجات ہیں۔

(صحبتے با اہل حق صـ۳۴۲ـ)

بقیہ صـ۶۱۰ـ سے : اسرائیل کا مسلمانوں کی مرکزیت کو چیلنج

مسلمانوں کے کسی ایک خطہ پر کفار کے قبضہ کرنے کی صورت میں تمام عالم اسلام پر جہاد فرض ہو جاتا ہے انہوں نے اس یقین کا اظہار کیا کہ کانفرنس کے شرکاء کا کسی بڑی سے بڑی قربانی پر اتفاق کی صورت میں بھی پوری دنیا کے مسلمان مالی و جانی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے اور اللہ کی راہ میں سب کچھ لٹانے کو اپنا فخر سمجھیں گے۔